ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل

قادیان دار الامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ عہ
ششماہی ۔ ۸/
سہ ماہی ۔ ۱۲/
بیرون ہند سالانہ [illegible]

قیمت ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۸ | مورخہ ۳ جنوری ۱۹۴۰ء | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۰ ذوالقعدہ ۱۳۵۸ھ | نمبر ۱

مدینۃ المسیح

قادیان یکم جنوری ۱۹۴۰ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت سر درد۔ بائیں پاؤں میں نقرس اور نزلہ کے دورہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت علیل ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعاء کریں ؛

صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بیمار رہیں۔ دعائے صحت کی جائے ؛

افسوس منشی فرمان علی صاحب ساکن محلہ دار الرحمت کل شام بعمر ۶۵ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج بعد نماز ظہر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ ترقی درجات کے لئے دعا کی جائے ؛

آج بعد نماز عشا بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیر نے دنیا میں تبلیغ احمدیت کے موضوع پر میجک لینٹرن کے ذریعہ لیکچر دیا ؛

لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ چودھری محمد شفیع صاحب اوورسیر قادیان سے واپس جاتے ہوئے موٹر کے حادثہ سے سخت زخمی ہو گئے ہیں۔ احباب ان کی صحت و عافیت کے لئے دعا فرمائیں ؛

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا کلام

۲۷ دسمبر جلسہ سالانہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر سے پیشتر حضور کا حسب ذیل کلام ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے خوش الحانی سے پڑھا۔

۱

۱۔ انہیں کوئی بھی تو مناسبت رہِ شیخ و طرزِ ایاز میں — اسے ایک آہ میں مل گیا نہ ملا جو اس کو نماز میں

۲۔ جو ادب کے حسن کی تجلیاں ہوں چمک رہی کفِ ناز میں — تو نگاہ حسن کو کچھ بھی پھر نظر آئے لُطفِ نیاز میں؟

۳۔ تجھے اس جہان کے آئنہ میں جمالِ یار کی جستجو — مجھے سو جہان دکھائی دیتا ہے چشمِ آئنہ ساز میں

۴۔ نظر آ رہا ہے وہ جلوہ حسنِ ازل کا شمع حجاز میں — کہ کوئی بھی اب تو مزا نہیں رہا قیس عشقِ مجاز میں

۵۔ میرا عشق دامنِ یار سے کبھی کا جا کے لپٹ چکا — تیری عقل ہے کہ بھٹک رہی ہے ابھی نشیب و فراز میں

۶۔ تیرے جام کو میرے خون ہی سے ملا ہے رنگِ دلفریب — ہے یہ اضطراب یہ زیر و بم تیرے سوز سے تیرے ساز میں

۲

۱۔ ہم کس کی محبت میں دوڑے چلے آئے تھے — وہ کونسے رشتے تھے جو کھینچ کے لائے تھے

۲۔ آخر وہ ہوئے ثابت پیغام ہلاکت کا — جو غمزے میرے دل کو بے مہر ستم گر بھائے تھے

۳۔ جن باتوں کو سمجھے تھے بنیاد ترقی کی — جب غور سے دیکھا تو مٹتے ہوئے سائے تھے

۴۔ اکسیر کا دیتے ہیں اب کام وہ دنیا میں — خونِ دلِ عاشق میں جو تیر بجھائے تھے

۵۔ تھا غرقِ گنہ لیکن پڑتے ہی نگہ ان کی — اشک آنکھوں میں اور ہاتھوں میں عرش کے پائے تھے

۶۔ یہ جسم مرا سر سے پا تک جو معطر ہے — راز اس میں ہے یہ زاہد وہ خواب میں آئے تھے

۷۔ اس مرہم فردوسی میں حق ہے ہمارا بھی — کچھ زخم تری خاطر ہم نے بھی تو کھائے تھے

(۱)

جلسہ خلافت جوبلی ۱۹۳۹ء کے اہم اور ضروری کوائف

امسال جلسہ خلافت جوبلی کے انتظامات حسب معمول تین مقامات پر کئے گئے۔ یعنی (۱) اندرون قصبہ۔ (۲) محلہ دارالعلوم اور (۳) محلہ دارالفضل میں۔ دارالعلوم کے کچن سے حسب معمول محلہ دارالرحمت کے مہمانوں کے لئے اور دارالفضل کے کچن سے محلہ دارالبرکات کے مہمانوں کو کھانا دیا جاتا رہا۔ اندرون قصبہ کے لنگرخانہ میں ۳۷ دارالعلوم میں ۵۰۔ اور دارالفضل میں ۲۶ تنوروں پر دن رات روٹیاں پکائی جاتیں۔ ان انتظامات کے علاوہ محلہ دارالانوار میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے ماتحت خاص انتظام بھی تھا۔

عام انتظامات کی صورت یہ تھی۔ کہ افسر جلسہ سالانہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب تھے۔ ان کے ماتحت ہر سہ مقامات پر تین ناظم تھے۔ یعنی اندرون قصبہ ملک محمد عبداللہ خان صاحب دارالعلوم میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور دارالفضل میں ماسٹر علی محمد صاحب۔ ان کے ساتھ متعدد نائب تھے اور پھر ان کے معاون

پہرہ کا انتظام

پہرہ کا انتظام نیشنل لیگ کور کے سپرد تھا۔ مقامی نیشنل لیگ کور کے والنٹیرز جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹرایٹ لا و قائد اعظم آل انڈیا نیشنل لیگ کور اور جناب مرزا گل محمد صاحب سالار جیش کے ماتحت کام کرتے رہے۔ مختلف راستوں پر آنے جانے والے مہمانوں کو راستہ بتانا۔ جلسہ گاہیں جانے کے لئے مستورات اور مردوں کے لئے علیحدہ علیحدہ راستے مقرر کرنا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے جلسہ گاہ میں تشریف لے جانے اور واپس آنے کے وقت پہرہ کا انتظام ان کے سپرد تھا۔

انکوائری آفس

انکوائری آفس ہر سہ مقامات پر علیحدہ علیحدہ تھے جو ۲۴ گھنٹے کھلے رہتے اور مہمانوں کو ہر قسم کی معلومات بہم پہنچاتے گم شدہ اشیاء اور بچوں کی نگہداشت رکھتے۔ نیز پرائیویٹ مکانات میں مہمانوں کو پہنچاتے۔

طبی انتظام

حسب دستور نور ہسپتال کے علاوہ مدرسہ احمدیہ۔ بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول اور محلہ دارالفضل میں طبی امداد کا انتظام تھا۔ ۲۹ دسمبر کی شب کو ایک مہمان جو ضلع گورداسپور کی جماعتوں کے ساتھ گرلز سکول کی عمارت میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ صحن کے کنوئیں میں جو خشک تھا گر گئے ان کو نکال کر ہسپتال لے جایا گیا ان کی کمر میں چوٹیں آئی ہیں۔ اس کے علاوہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اور کوئی حادثہ نہیں ہؤا۔

مہمانوں کی تعداد

باوجود سخت گرانی اور مالی مشکلات کے امسال مہمانوں کی تعداد سال گذشتہ کی نسبت بہت زیادہ تھی۔ چنانچہ ۱۹۳۶ء میں زیادہ سے زیادہ تعداد مہمانان ۳۴۰۰۳ تھی۔ مگر امسال ۳۹۹۵۰ تک یہ تعداد پہنچ گئی۔ الحمد للہ۔

حضرت امیر المومنین سے ملاقاتیں

حسب معمول سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۲۶ دسمبر سے مہمانوں کو جماعتوں کی صورت میں صبح و شام شرف ملاقات بخشتے رہے۔ انتظام ملاقات کے انچارج ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے پرائیویٹ سکرٹری تھے۔

سپیشل گاڑیاں

حکام ریلوے کی طرف سے مہمانوں کی آمد و رفت کے لئے سپیشل گاڑیاں چلائی گئیں۔ نیز دوسری گاڑیوں کے ساتھ مزید بوگیاں لگائی گئیں۔

غیر از جماعت معززین

اگرچہ گذشتہ سالوں میں بھی غیر از جماعت معززین تشریف لاتے رہے مگر اس سال پہلے کی نسبت بہت زیادہ آئے یہاں تک کہ اس دفعہ صرف غیر مسلم معزز اصحاب کی تعداد ۱۰۲ تھی۔ چند غیر مسلم و مسلم معززین کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں:

(۱) خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری۔

(۲) سردار پریتم سنگھ صاحب ایم۔ اے

(۳) بھائی دھرما نند جی صاحب پرنسپل خالصہ کالج ترنتارن

(۴) ڈاکٹر مرزا محمد یعقوب بیگ صاحب ڈویژنل آفیسر برما ریلویز

(۵) چوہدری جلال الدین صاحب ممبر آف ناردرن ممبر لیجسلیٹو اسمبلی

(۶) [illegible] آف سنگاپور

(۷) فقیر محمد خورشید صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی ضلع جھنگ۔

(۸) سید اقبال حسین صاحب ایڈووکیٹ لکھنؤ

(۹) سید خورشید حسن صاحب ریٹائرڈ جج لکھنؤ۔

(۱۰) ڈاکٹر ایچ۔ ایس۔ ملک صاحب آف کراچی۔

(۱۱) سید عبد المجید صاحب ریٹائرڈ سب جج کپورتھلہ۔

(۱۲) ملک محمد خان صاحب نمائندہ جناب پیر لال بادشاہ صاحب آف کمڈ

(۱۳) ڈاکٹر جیون داس صاحب امرتسر

(۱۴) بھائی پرتاپ سنگھ صاحب امرتسر

بعض اخبارات۔ احسان۔ ریاست پیغام صلح وغیرہ کے نمائندگان بھی آئے ہوئے تھے۔

تجارتی نمائش

تجارتی اشیاء کی خرید و فروخت کا انتظام حسب معمول ایک احاطہ میں تھا جہاں مختلف اشیاء کی دکانیں تھیں۔ جامعہ احمدیہ کی عمارت میں مستورات کی صنعتی اشیاء کی نمائش کا اہتمام تھا۔

جلسہ خواتین

زنانہ جلسہ گاہ مسجد نور کے سامنے میدان میں تھی۔ جہاں مستورات کے پروگرام کے علاوہ آلہ نشر الصوت کے ذریعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی تمام تقاریر جو مردوں میں ہوئیں۔ اس کے علاوہ مردوں کے پروگرام کے بعض اور حصے بھی سنے گئے۔

متفرق امور

۲۶ دسمبر بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی صدارت میں جلسہ ہؤا جس میں جناب پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب ایم اے اسسٹنٹ ڈائرکٹر محکمہ تعلیم آسام نے اور پھر جناب صاحب صدر نے "احمدیت اور اسلام" کے موضوع پر انگریزی میں تقریریں کیں۔ اس کے بعد نظارت بیت المال کے زیر اہتمام سکرٹریان بیت المال کا اجلاس ہؤا جس میں خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال نے جملہ سکرٹریان کو ضروری ہدایات دیں۔

۲۷ دسمبر کو بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں بصدارت جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب سکرٹریان تعلیم و تربیت کا اجلاس ہؤا۔ جس میں مولوی قمر الدین صاحب اور صاحب صدر نے تقریریں کرتے ہوئے سکرٹریان کو ان کے فرائض کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔

"الفضل" کا خلافت جوبلی نمبر

جن اصحاب نے "الفضل" کا جوبلی نمبر جلسہ کے موقع پر حاصل نہیں کیا۔ وہ اب ضرور منگا لیں اس کا ایک ایک مضمون نہایت قیمتی اور ایمان افروز ہے۔ قیمت درجہ اول ۱۲ اور درجہ دوم ۸

"الفضل" کے نئے خریدار بننے والوں کو یہ پرچہ مفت دیا جائے گا۔ جلد درخواستیں ارسال فرمائیں۔

(مینیجر)

احمدی جھنڈا

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے جب عَلَمِ احمدیت نصب فرمانے لگے۔ اور ارشاد ہوا۔ کہ سب دعا کرتے جائیں۔ تو اس وقت عجیب سماں تھا۔ ایک کیف دل و دماغ پر طاری ہوا اور خاکسار کی زبان تمنا سے دعائیہ التجائیں یوں موزوں ہو کر نکلیں چونکہ یہ اس خاص وقت کی یادگار ہے۔ اس لئے اس میں کچھ اضافہ نہیں کیا گیا نہ ترمیم و تبدیل جو کچھ ہے پیشکش محفل مودت منزل احباب کرام ہے۔ اکمل عفا اللہ عنہ

رہے قائم الٰہی تا قیامت احمدی جھنڈا ۔۔۔ بصد جاہ و جلال و شان و شوکت احمدی جھنڈا

یہی جھنڈا رہے اونچا جہاں کے سارے جھنڈوں سے ۔۔۔ خدا کے فضل سے پائے وہ رفعت احمدی جھنڈا

اسی جھنڈے کے نیچے جمع ہوں اقوام عالم کی ۔۔۔ دکھائے مرکز وحدت میں کثرت احمدی جھنڈا

فقیروں کا یہ ماوٰی ہو امیروں کا یہ ملجا ہو ۔۔۔ بڑھائے عز و صولت امن و راحت احمدی جھنڈا

سلامی کے لئے آئیں جہاندارانِ آفاقی ۔۔۔ کچھ ایسی رکھتا ہو روحانی سطوت احمدی جھنڈا

"لوائے ما پناہِ ہر سعید" قوم "خواہد بود"[1] ۔۔۔ کلام پاکِ احمد کی صداقت احمدی جھنڈا

اُدھر مینارہ بیضا کہ بھولے بھٹکے رہ پائیں ۔۔۔ اِدھر حکم علیکم بالجماعۃ احمدی جھنڈا

الٰہی پاؤں محکم تر پڑیں شاہراہِ ملت پر[2] ۔۔۔ بنا دے استقامت کی شہادت احمدی جھنڈا

ہوا ساکن تھی وقتِ نصب ناگہ آ گیا جھونکا[3] ۔۔۔ تو لہرانے لگا شانِ خلافت احمدی جھنڈا

یہ لہراتا رہے سر پر ہمارے تا ابد اکمل

نشانِ فضل و رحمت فتح و نصرت احمدی جھنڈا

(اشارہ بہ الہام مسیح موعودؑ) (اذا جاء نصر اللہ والفتح)

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ع لوائے ما پنہ ہر سعید خواہد بود

[2] بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد (وحی مسیح موعودؑ)

[3] یہ اعجازی منظر ہزاروں مومنوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

بیرونی ممالک کے موصی صاحبان کو اطلاع

بیرونی ممالک کے موصی صاحبان اپنی آمد کی اطلاع دفتر کو باقاعدہ نہیں دیتے اور نہ ہی ان کے سکرٹری صاحبان مطلع فرماتے ہیں۔ حالانکہ ہر موصی کا فرض ہے۔ کہ اپنی سالانہ آمدنی بعد وضع انکم ٹیکس سے دفتر کو براہ راست اطلاع دے۔ اور اپنے چندہ کا باقاعدہ حساب رکھے۔ نیز دفتر کو اپنے چندہ کے متعلق تفصیلاً کوپن نمبر اور تاریخ وغیرہ سے اطلاع دیا کریں۔ صرف یہ لکھ دینا کہ میں باقاعدہ چندہ ادا کرتا ہوں کافی نہیں۔ ہر موصی کو اپنا حساب خود بھی رکھنا چاہئے۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

استنبول ۳۰ دسمبر۔ ترکی کے وزیر داخلہ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ اناطولیہ کے صوبہ میں ۲۷ دسمبر کو جو زلزلہ آیا۔ اس میں تیس ہزار کے قریب لوگ ہلاک ہوئے ہیں۔ اور ۴۰ ہزار کے قریب مجروح ایک ضلع کی تیس ہزار آبادی ہلاک اور بیس فی صدی مجروح ہو چکی ہے ۔ ساٹھ ہزار مربع میل کا رقبہ بالکل اجاڑ ہو گیا ہے سولہ بڑے بڑے شہر اور نوے دیہات بالکل تباہ ہو چکے ہیں۔ غیر ممالک سے امدادی رقوم بھیجی جا رہی ہیں۔ چنانچہ برطانیہ نے ۲۵ ہزار پونڈ۔ حکومت فرانس کی طرف سے پندرہ لاکھ فرانک رومانیہ نے ۱۵ ہزار پونڈ اور امریکن ریڈ کراس سوسائٹی نے ۱۰ ہزار ڈالر ارسال کئے ہیں۔ اسلامی ممالک بھی دست امداد بڑھا رہے ہیں۔

اناطولیہ کے زلزلہ کی تباہ کاری کے معاً بعد ترکی پر سیلاب کی مصیبت آئی ہے۔ اور جو علاقے زلزلہ سے بچ گئے تھے۔ مثلاً سمرنا۔ اوسا اور اڈریا نوبل وغیرہ میں سیلاب کی وجہ سے تباہی کا یہ عالم ہے کہ انسان اور مال مویشی تنکوں کی مانند پانی میں بہے چلے جا رہے ہیں فصلیں بالکل تباہ ہو چکی ہیں۔

لاہور ۳۰ دسمبر۔ سر سکندر حیات خان اور گورنر پنجاب نے ایک مشترکہ بیان جاری کیا ہے۔ کہ ترکی کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے ایک فنڈ کھولا گیا ہے۔ جس میں چندہ کی رقوم براہ راست امپیریل بنک کو بھیجی جائیں۔

پشاور ۳۰ دسمبر ۳۶-۱۹۳۵ء میں افغانستان اور ہندوستان کے مابین ۵ کروڑ ۸۷ لاکھ روپیہ کی تجارت ہوتی تھی۔ مگر ۳۹-۱۹۳۸ء میں صرف ۴ کروڑ ۴۶ لاکھ کی ہوئی ہے۔

لاہور ۳۰ دسمبر۔ آج یہاں ایک وسیع مجمع میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا۔ کہ ہم نے اس وقت ہندوستان کے حقوق کا مطالبہ کیا تھا مگر ہمارے سامنے فرقہ وارانہ سوال رکھ دیا گیا۔ مسٹر جناح نے ہندوستان کی سیاسی ترقی میں رکاوٹ پیدا کر دی ہے اور اس کی موجودگی میں ہمارا ان کے ساتھ سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن پھر بھی ہندوستان کی آزادی رک نہیں سکتی۔ حکومت اس وقت کوئی سمجھوتہ نہیں کرنا چاہتی۔ حالات نازک ہو رہے ہیں۔ اور بے چینی بڑھ رہی ہے۔ اگر اب سول نافرمانی شروع ہوئی۔ تو ہندوستان میں خطرناک انقلابی زلزلہ آئے گا۔ لاکھوں لوگ جیل میں جائیں گے۔ اور معلوم نہیں اس کے نتیجہ میں ہندوستان ہل جائے یا بالکل ٹوٹ ہی جائے۔

روم ۲۸ دسمبر۔ آج گذشتہ ۶۹ سال میں پہلی بار موجودہ پوپ نے کنگ آف اٹلی سے شاہی محلات میں جا کر ملاقات کی۔ جو آدھ گھنٹہ جاری رہی۔ پوپ کے ساتھ چالیس دیگر مذہبی لیڈر تھے۔ حکومت اور پوپ کے مابین جو دیرینہ جھگڑا چلا آتا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ اس ملاقات سے ختم ہو گیا ہے۔ ۴ جنوری کو مسولینی پوپ سے ملاقات کرے گا۔

کلکتہ ۲۹ دسمبر۔ بہار اور یو۔ پی میں گنے کی قیمتوں میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ اس لئے ان صوبوں کی شوگر ملز نے جو شوگر سنڈیکیٹ سے ملحق ہیں۔ فیصلہ کیا ہے کہ جب تک حکومت کے ساتھ سمجھوتہ نہ ہوئے۔ کاروبار بند رکھا جائے۔

لنڈن ۳۰ دسمبر۔ وزارت سپلائی نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ میں ۸ جنوری ۱۹۴۰ء سے گوشت پر کنٹرول قائم کیا جائیگا۔ ہر شخص کو بارہ اونس (قریباً ڈیڑھ پونڈ) کھانڈ ایک ہفتہ میں مل سکے گی۔ گوشت پر بھی عنقریب کنٹرول قائم ہو جائیگا

آنریبل مسٹر ایم۔ آر۔ جیاکر کا لڑکا مسٹر جے۔ ایم۔ آر۔ جیاکر رائل ایر فورس میں فضائی افسر مقرر کیا گیا ہے آپ پہلے ہندوستانی ہیں جنہیں یہ اعزاز دیا گیا۔ آپ آکسفورڈ کے فارغ التحصیل بیرسٹر ہیں۔

پشاور ۳۱ دسمبر۔ صوبہ سرحد کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر خان صاحب نے مستعفی ہو کر اپنے گاؤں میں جا کر اپنے ہاتھ سے زمیندارہ کام شروع کر دیا ہے آپ ہل بھی چلاتے ہیں۔

لنڈن ۳۰ دسمبر۔ ہندوستانی مسلمانوں کا ایک فوجی دستہ ۲۷ دسمبر کو ایک فرانسیسی بندرگاہ پر اترا یہ پہلا ہندوستانی دستہ ہے۔ جو جنگ میں شریک ہونے کے لئے گیا ہے۔

لاہور ۲۹ دسمبر۔ گورنر پنجاب نے ہدایات جاری کر دی ہیں۔ کہ آئندہ انتخابات اسمبلی کے لئے ووٹروں کی فہرستوں کی طیاری نیز حلقوں کی تقسیم وغیرہ کے متعلق کام شروع کر دیا جائے۔

لنڈن ۲۹ دسمبر۔ ماسکو کے ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ فن لینڈ کی جنگ میں روسی حکومت ریڈ کراس کے قواعد کی پابندی نہیں کرے گی۔ اور اگر ہسپتالوں پر حملوں کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تو اس سے دریغ نہیں کرے گی۔

برلن ۲۹ دسمبر۔ جرمنی کے وزیر اقتصادیات نے اعلان کیا ہے کہ ہم اس وقت تک برطانیہ کی ناکہ بندی کو بالکل ناکام کر چکے ہیں۔ اور اب بھی ہم جنوب مشرقی یورپ کے ممالک کو مجبور کریں گے کہ ہمارے لئے ضروری سامان مہیا کریں ورنہ برطانیہ کے ساتھ ان کی تجارت کو منقطع کر دیا جائے گا۔

لنڈن ۳۱ دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جرمنی کے ایک بہت بڑے جہاز کو جو معدنیات کی کافی مقدار لے کر جرمنی آ رہا تھا۔ برطانوی جہازوں نے گرفتار کر کے اپنی حراست میں لے لیا ہے۔

کلکتہ ۳۰ دسمبر۔ ہندو مہاسبھا کے اجلاس میں جو ایام کرسمس میں یہاں مسٹر ساورکر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ فیصلہ کیا گیا۔ کہ ۱۸ سے ۴۵ سال کے درمیان کی عمر کے تمام ہندوؤں کی ایک ہندو ملیشیا قائم کی جائے۔ اتفاق آراء سے ڈاکٹر مونجے کو اس کا کمانڈر انچیف مقرر کیا گیا۔

امرتسر ۳۰ دسمبر۔ آج پنڈت نہرو سکاؤٹ میلہ میں ایک تقریب کی صدارت کے لئے جا رہے تھے۔ کہ ہجوم نے حلقہ کو توڑ دیا۔ اور ہلڑبازی شروع کر دی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آپ گھوڑے سے گر گئے۔ مگر زیادہ چوٹیں نہیں آئیں۔ پنجاب کانگرس کے صدر ڈاکٹر کچلو نے کہا کہ اس کے کفارہ کے طور پر وہ ۴۸ گھنٹہ کا برت رکھیں گے۔ اس میں مختلف صوبجات سے سات ہزار سکاؤٹ شریک ہوئے تھے جن میں سے ایک ہزار لڑکیاں تھیں۔

کلکتہ ۲۸ دسمبر۔ آج یہاں ہندو مہاسبھا کا ۲۱ واں اجلاس منعقد ہوا۔ ۳۵ ہزار ورکر اور ڈیلیگیٹ شریک ہوئے صدر نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ ہندو چھوت چھات کو ختم کر دیں۔ نوجوانوں کو فوجی تربیت دی جائے۔ اس امر کا فیصلہ کر لیا جائے۔ کہ آئندہ انتخابات میں کسی کانگرسی کو ووٹ نہ دیا جائے گا۔ اور صرف ہندو سبھائی امیدواروں کو منتخب کیا جائے۔

دہلی ۳۰ دسمبر۔ کل یہاں آل انڈیا اردو کانفرنس منعقد ہوئی۔ سر تیج بہادر سپرو نے اس کا افتتاح کرنا تھا۔ مگر بوجہ علالت نہ آ سکے اور پیغام ارسال کیا۔ جس میں آپ نے کہا کہ ہندو مسلمانوں کو مشترکہ طور پر اردو کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اگر یہ مٹ گئی۔ تو شمالی ہند کے لوگوں کی ثقافت بھی مٹ جائے گی۔

لنڈن ۳۰ دسمبر۔ فن طیاروں نے لینن گراڈ کو جانے والی روسی ریلوے لائن پر بمباری کر کے اسے تباہ کر دیا اس کے نتیجہ میں روسی افواج کو فن لینڈ میں رسد بہم نہیں پہنچ رہی۔ روسی طیاروں نے بھی فن لینڈ کے جنوبی شہروں پر وحشیانہ بمباری کی۔ مگر فن لینڈ میں ہوائی حملوں سے بچاؤ کے انتظامات اعلیٰ پیمانہ پر ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

ایامِ جلسہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

جماعتوں سے ملاقاتوں کے اوقات

۲۶ دسمبر سے لے کر ۳۱ دسمبر ۱۹۳۹ء تک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کئی ہزار انسانوں کو ملاقات کا شرف بخشا۔ ملاقات کے لئے جماعتیں اکٹھی آتیں۔ اور حسب ذیل اوقات میں ملاقات حاصل کرتی رہیں۔

تاریخ	وقت	سے	تک
۲۶ دسمبر	صبح	۸-۱۶	۹-۳۸
" "	شام	۸-۱۰	۱۰-۳۵
۲۷ "	صبح	۸-۰	۱۰-۲۵
" "	شام	۹-۲۲	۱۱-۳۰
۲۸ "	صبح	۸-۱۵	۹-۵۰
" "	شام	۱۰-۱۰	۱۲-۴۵
۲۹ "	صبح	۸-۲۵	۱۱-۵
" "	شام	۴-۴۰	۵-۴۵
" "	"	۹-۰	۱۱-۱۵
۳۰ "	صبح	۱۰-۰	۱-۳۸
" "	شام	۵-۰	۶-۵
" "	"	۶-۰۵	۹-۱
۳۱ "	صبح	۱۱-۱۵	۲-۰

جلسہ خلافت جوبلی میں شریک ہونے والے اصحاب کی تعداد

خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ خلافت جوبلی اس لحاظ سے بھی خاص امتیاز رکھتا ہے۔ کہ اس میں شریک ہونے کے لئے اصحاب دُور دراز سے اور بہت زیادہ تعداد میں تشریف لائے۔ حسب معمول اس دفعہ بھی کھانے کی پرچیوں سے تعداد فراہم کی گئی ہے۔ جو حسب ذیل ہے:-

تاریخ	صبح	شام
۲۵ دسمبر ۱۹۳۹ء	۱۳۱۲۵	۲۵۸۸۳
۲۶ "	۳۷۲۴۵	۳۸۴۸۶
۲۷ "	۳۸۹۴۸	۳۹۹۵۰
۲۸ "	۳۹۷۵۰	۳۹۸۳۷
۲۹ "	۳۷۴۵۲	۲۷۵۱۴

۱۹۳۸ء کے سالانہ جلسہ کے انہی ایام کے مہمانوں کی تعداد حسب ذیل تھی۔

تاریخ	صبح	شام
۲۵ دسمبر ۱۹۳۸ء	۶۳۲۰	۱۶۳۲۹
۲۶ "	۱۶۸۹۸	۳۳۳۱۴
۲۷ "	۲۵۸۲۴	۲۷۴۴۳
۲۸ "	۲۴۲۱۰	۳۰۰۳۳
۲۹ "	۲۱۲۳۶	۱۴۳۵۱

جلسہ خلافت جوبلی کے دوران میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریریں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دیگر مصروفیات کے علاوہ ایام جلسہ میں حسب ذیل تقریریں فرمائیں۔

نمبر	تقریر	تاریخ
۱	خدام الاحمدیہ کے جلسہ میں تقریر	۲۵ دسمبر ۱۹۳۹ء
۲	افتتاحی تقریر	۲۶ " "
۳	خواتین کے جلسہ میں تقریر	۲۷ " "
۴	خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبزادگان اور صاحبزادیوں کا خطبہ نکاح	۲۷ " "
۵	مردانہ جلسہ میں تقریر مسلسل ساڑھے تین گھنٹے	۲۷ " "
۶	مختلف جماعتوں کے سپاسناموں کے جواب میں تقریر	۲۸ " "
۷	پیشکش کے موقعہ پر تقریر	۲۸ " "
۸	جماعت احمدیہ کے جھنڈے کے متعلق تقریر	۲۸ " "
۹	مردانہ جلسہ میں تقریر مسلسل چار گھنٹے	۲۸ " "
۱۰	مردانہ جلسہ میں تقریر مسلسل تین گھنٹے	۲۹ " "
۱۱	مردانہ جلسہ میں اختتامی تقریر	۲۹ " "
۱۲	خطبہ جمعہ	۲۹ " "

دوسری نہایت اہم مصروفیتوں کے ساتھ جب دیکھا جائے۔ کہ چار پانچ دنوں میں یہ پے در پے تقریریں ہزاروں کے مجمع میں اس انسان نے فرمائیں جس کی صحت عموماً ناساز رہتی ہے تو رُوح القدس کی تائید صاف صاف نظر آتی ہے ؂

جلسہ خلافت جوبلی پر دو انگریز نومسلم خواتین کی آمد

یہ پہلا موقعہ ہے جبکہ سالانہ جلسہ میں شمولیت کے لئے دو انگریز نومسلم خواتین قادیان تشریف لائیں۔ ان میں ایک جن کا اسلامی نام سلیمہ ہے ۲۷ دسمبر کو اور دوسری جن کا اسلامی نام سکینہ ہے ۲۹ دسمبر کو آئیں ؂

جماعت احمدیہ کا جھنڈا محفوظ کر کے اس کے نمونے نصب کر دیئے گئے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق صدر انجمن احمدیہ نے جماعت احمدیہ کے جھنڈے کی حفاظت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ اور جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال کے سپرد کی ہے جنہوں نے اسے لوہے کے صندوق میں مقفل کر کے ایک ایک چابی لے لی ہے۔ اس جھنڈے کی شکل و صورت کے چھوٹے جھنڈے ۲۹ دسمبر ۱۹۳۹ء سے مرکزی اداروں کی عمارتوں پر نصب کر دیئے گئے ہیں (۱) تعلیم الاسلام ہائی سکول (۲) بورڈنگ تحریک جدید (۳) جامعہ احمدیہ (۴) ہوسٹل جامعہ احمدیہ (۵) پرائمری سکول (۶) نور ہسپتال (۷) مدرسہ احمدیہ (۸) بورڈنگ مدرسہ احمدیہ (۹) لنگر خانہ و مہمان خانہ (۱۰) نظارت بیت المال (۱۱) نظارت دعوۃ و تبلیغ و دفتر "الفضل" (۱۲) نظارت علیا و نظارت تعلیم و تربیت

خواتین جماعت احمدیہ کا جھنڈا

سیدہ ام طاہر احمد حرم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مطلع فرماتی ہیں۔

۲۸ دسمبر۔ زنانہ جلسہ گاہ میں دو بجے کے قریب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس وقت جھنڈا لہرایا۔ جب حضور مردانہ جلسہ سے فارغ ہو کر تشریف لائے۔ حضور نے دعا کرتے ہوئے جھنڈا لہرایا۔ جھنڈے کا بانس ۲۵ فٹ لمبا اور کپڑا پونے چار گز لمبا اور سوا دو گز چوڑا ہے۔ جس پر مردانہ جھنڈے کے نقوش کے علاوہ تین کھجور کے درخت ہیں جن کے نیچے چشمہ ہے۔ اس جھنڈے کے نقوش ریشم کے مختلف رنگوں کے تاگے سے ہیں جو مشین سے کاڑھے گئے ہیں کپڑا سیاہ ساٹن کا ہے ؂

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ ذوالقعدہ ۱۳۵۸ھ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی افتتاحی تقریر

جماعت احمدیہ کے جلسہ خلافت جوبلی کے موقع پر

احمدیت زندہ ہے زندہ رہے گی۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اُسے مٹا نہیں سکے گی۔

۲۶ دسمبر۔ ۱۰ بجکر ۵۴ منٹ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جب سٹیج پر تشریف لائے۔ تو حاضرین نے اللہ اکبر اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعرے بلند کئے۔ حضور نے حاضرین کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہنے کے بعد حسب ذیل افتتاحی تقریر فرمائی:۔

تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت کر رہا تھا۔ اور ابھی پہلی ہی آیت میں نے پڑھی تھی۔ کہ میری نگاہ سامنے تعلیم الاسلام ہائی سکول پر پڑی۔ اور مجھے وہ نظارہ یاد آگیا۔ جو آج سے ۲۵۔ سال پہلے اس وقت رونما ہوا تھا جب جماعت میں اختلاف پیدا ہوا تھا۔ اور عمائد کہلانے والے احمدی جن کے ہاتھوں میں سلسلہ کا نظم و نسق تھا۔ انہوں نے اپنے تعلقات ہم سے قطع کر لئے۔ اور گویا اس طرح خفگی کا اظہار کیا۔ کہ اگر تم ہمارے منشا کے ماتحت نہیں چلتے۔ تو لو کام کو خود سنبھال لو۔ ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے اس وقت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے جو اب فوت ہو چکے ہیں۔ اس مدرسہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہم جاتے ہیں۔ اور تم دیکھ لو گے۔ کہ اس جگہ پر دس سال کے اندر اندر احمدیت نابود ہو کر عیسائیوں کا قبضہ ہو جائے گا اس کے بعد وہ دس سال گزرے۔ پھر ان کے اوپر دس سال اور گزر گئے۔ پھر ان پر چھ سال اور گزر گئے۔ لیکن اگر اس وقت چند سو آدمی احمدیت کا نام لینے والے یہاں جمع ہوتے تھے تو آج یہاں ہزاروں جمع ہیں۔ اور ان سے بھی زیادہ جمع ہیں۔ جو اس وقت ہمارے رجسٹروں میں لکھے ہوئے تھے۔ اور اس لئے جمع ہیں۔ تاکہ خدائے واحد کی تسبیح و تحمید کریں۔ اور اس کے نام کو بلند کریں۔ (اللہ اکبر کے نعرے)

یہاں عیسائیت کا قبضہ بتانے والا مر گیا۔ اور اس کے ساتھی بھی مر گئے۔ ان کا واسطہ خدا تعالیٰ سے جا پڑا۔ مگر احمدیت زندہ رہی۔ زندہ ہے اور زندہ رہے گی۔ دنیا کی کوئی طاقت اسے مٹا نہ سکی۔ اور نہ مٹا سکے گی۔ عیسائیت کی کیا طاقت ہے۔ کہ یہاں قبضہ جمائے۔ عیسائیت تو ہمارا شکار ہے اور عیسائیت کے ممالک ہمارے شکار ہیں۔ عیسائیت ہمارے مقابلہ میں گرے گی۔ اور ہم انشاء اللہ فتح پائیں گے (نعرہ ہائے تکبیر)

وہ دن گئے۔ جب مریم کا بیٹا خدا کہلاتا تھا۔ مریم کے جسمانی بیٹے کو انیس سو سال تک دنیا میں خدا کی توحید کے مقابلہ میں کھڑا کیا گیا۔ اور بہتوں کو خدا تعالیٰ کی توحید سے پھرا دیا گیا۔ مگر اب جو مریم کا روحانی بیٹا خدا تعالیٰ نے کھڑا کیا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی بادشاہت زمین میں اسی طرح قائم کرے گا۔ جس طرح اس کی بادشاہت آسمان پر قائم ہے۔

آج ہم اس جگہ پھر جمع ہوئے ہیں۔ اس لئے کہ اپنی عقیدت اور اپنا اخلاص اپنے رب سے ظاہر کریں۔ اور دنیا کو بتا دیں۔ کہ احمدیت خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے کی خاطر شفقت خدود(?) کرنے کے لئے کھڑی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے دین کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کے لئے آمادہ ہے۔ احمدی کہلانے والے پھر ایک دفعہ یہاں جمع ہوئے ہیں۔ اس لئے کہ ان کا ایک دوسرے کے گھر جا کر ایک دوسرے کے متعلق یہ دیکھنا مشکل ہے۔ کہ ان کا کیا حال ہے۔ لاہور کے کسی بازار میں اتفاقاً ایک احمدی دوسرے احمدی کو دو سال بعد دیکھتا۔ تو اسے خیال پیدا ہوتا۔ کہ وہ مرتد تو نہیں ہو گیا۔ اسی طرح چند سال کے بعد ایک احمدی دوسرے احمدی کو امرتسر کے بازار میں دیکھتا۔ تو خیال کرتا۔ نہ معلوم احمدیت سے اس کا تعلق ہے۔ یا نہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کی حکمت نے چاہا۔ کہ احمدی ہر سال مرکز میں جمع ہوں۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں جمع ہوں۔ اور مخالفین سے یہ کہتے ہوئے جمع ہوں۔ کہ دیکھ لو۔ خدا تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احمدیت کو ترقی دے رہا ہے۔ کہنے والے کہتے ہیں۔ کہ ہم قادیان کے فاتح ہیں۔ ہم قادیان کو مٹا دیں گے۔ مگر وہ آئیں اور دیکھیں۔ کہ ان کے مٹانے سے کس طرح احمدیت بڑھ رہی ہے۔

بچپن میں ہم ایک قصہ سنا کرتے تھے۔ اور اسے لغو سمجھتے تھے۔ مگر روحانی دنیا میں وہ درست ثابت ہوتا ہے۔ کہا جاتا کوئی دیو تھا۔ اسے جب قتل کیا جاتا۔ تو اس کے خون کے جتنے قطرے گرتے اتنے ہی اور دیو پیدا ہو جاتے۔ معلوم ہوتا ہے۔ انبیاء کی جماعتوں کا ہی یہ نقشہ کھینچا گیا ہے۔ کیونکہ انہیں جتنا کچلا جائے۔ جتنا دبایا جائے۔ اتنی ہی بڑھتی ہیں۔ اور جتنا گرایا جائے۔ اتنی ہی زیادہ ترقی کرتی ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہر ملک۔ ہر علاقہ اور ہر میدان میں احمدیت کی ترقی کے سامان کر دیئے ہیں۔ اور احمدیت روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ اور نئے نئے ممالک میں احمدی جماعتیں قائم ہو رہی ہیں۔ سیرالیون سے جو مغربی افریقہ میں ہے۔ حال ہی میں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس کے متعلق کسی قدر تفصیلی حالات تو اگلے لیکچر میں بیان کروں گا۔ اتنا بیان کر دینا اس وقت مناسب ہے۔ کہ اس جگہ سال بھر سے ایک مبلغ بھیج دیا گیا تھا۔ وہاں شروع میں حکومت نے بھی مخالفت کی۔ اور غیر مبائعین کا اثر بھی ہمارے خلاف کام کر رہا تھا۔ مگر پرسوں وہاں کے مبلغ کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں کے دو تین پانچ سو آدمیوں کے ساتھ احمدی ہو گئے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے یدخلون فی دین اللہ افواجا کے نظارے دکھا رہا ہے۔ اور ابھی یہ کیا ہے۔ پنجابی میں جسے ونگی کہا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ یعنی ایک دوکاندار کے پاس جاؤ۔ تو وہ نمونہ کے طور پر تھوڑی سی چیز دکھاتا ہے کہ دیکھو کیسی اچھی ہے۔ پس یہ تو ونگی ہے جو اللہ تعالیٰ نے جماعت کو دکھا رہا ہے۔ ورنہ جماعت کے لئے بہت بڑی

بڑی فتوحات مقدر ہیں۔ جو ضرور حاصل ہونگی پس آؤ دین کی خدمت کرنے کا مخلصانہ وعدہ کرو۔ اور پھر دیکھو کہ کس طرح خدا تعالےٰ کے فضل کے خزانے تمہارے لئے کھولے جاتے ہیں ۞

میں اس وقت جلسہ کا افتتاح کرنے کے لئے آیا ہوں۔ میں پروگرام میں مقررکردہ وقت پر آنے کے لئے تیار تھا۔ مگر افسوس ہے کہ سٹیج تیار نہ ہونے کی وجہ سے دیر سے افتتاح کرنا پڑا۔ ذمہ وار افسروں کو چاہیئے کہ جہاں تک ہوسکے اس قسم کی غلطیوں سے بچیں۔ بہرحال اس وقت میں جلسہ کا افتتاح کرتا ہوا اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس نے اپنی رحمتیں اور افضال جو اس وقت تک کئے آئندہ ان سے بڑھ کر فرمائے۔ تاکہ ہماری حقیر کوششیں بار آور ہوں۔ اور ہم اس کے فضلوں کے پہلے سے زیادہ مورد ہوں۔ وہ ہماری کوششوں میں برکت دے تاکہ دنیا کے کناروں تک اسلام اور احمدیت پھیل جائے۔ اور احمدیت کو ہر جگہ غلبہ اور شوکت عطا فرمائے۔ پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق نہ دے کہ جب ہم میں طاقت اور غلبہ آئے تو ہم ظالم بن جائیں سست اور عیش پرست ہوجائیں بلکہ پہلے سے زیادہ متواضع پہلے سے زیادہ رحم دل اور پہلے سے زیادہ اپنی زندگیاں خدا تعالےٰ کے لئے خرچ کرنے والے ہوں مسیح کا یہ کہنا کہ اونٹ کا سوئی کے ناکہ میں سے گزر جانا آسان ہے لیکن دولتمند کا خدا کی بادشاہت میں داخل ہونا مشکل ہے غلط ہے۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ عزت اور شوکت اور غلبہ اور طاقت چاہو اور خدا تعالےٰ جو دنیوی انعامات دے انکو قبول کرو لیکن اس عزت اس دولت اور اس طاقت کو خدا کے لئے اور اس کی مخلوق کی بھلائی اور بہتری کے لئے استعمال کرو پس میں یہ نہیں کہتا۔ کہ خدا تعالےٰ ہمیں عزتیں طاقتیں اور شوکتیں نہ دے جو اس نے پہلے نبیوں کی جماعتوں کو دیں۔ کیونکہ یہ ناشکری ہے مگر یہ دعا کرو کہ جب وہ اپنے فضل و کرم سے ترقیاں عطا کرے اور انعامات نازل کرے تو احمدی ان احسانوں کی قدر کریں اور وہ اسے خدا تعالےٰ کے لئے اس کے دین کی اشاعت کے لئے اور اس کی مخلوق کی بھلائی کے لئے خرچ کریں ۞

پھر یہ دعا کرو۔ کہ اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کو ہمیشہ فتنوں سے محفوظ رکھے۔ اور جب کوئی فتنہ پیدا ہو تو اس پر غلبہ عطا کرے دشمنوں کی تدبیروں کو ناکام اور خائب و خاسر رکھے۔ پھر یہ دعا کرو کہ خدا تعالےٰ ہمارے اعمال میں اصلاح اور برکت پیدا کرے۔ کیونکہ جب تک نیک ارادہ کے ساتھ اعمال کی اصلاح نہیں ہوتی کامیابی نہیں حاصل ہوسکتی۔ پھر ان مبلغین کے لئے دعا کرو جن کے دل چاہتے تھے کہ آج ہمارے ساتھ ہوتے اور خدا تعالےٰ کے اس نشان کو دیکھتے جو احمدیت کی ترقی کا اس نے ظاہر کیا ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کے کام میں مصروف ہونے کی وجہ سے نہیں آسکے۔ وہ گو جسمانی طور پر ہم سے دور ہیں۔ لیکن ان کے دل ہمارے ساتھ ہیں۔ کئی ہیں جو ہمارے قریب بیٹھے ہیں۔ اور ان کے دل دور ہیں۔ مگر وہ جو دور بیٹھے ہیں وہ ہمارے دل میں ہیں۔ ہمارے دماغ میں ہیں ہماری محبت ان کے لئے ہے۔ اور ہم ان کے لئے دعاگو ہیں۔

پھر اپنی اولادوں کے لئے دعائیں کرو کہ اللہ تعالےٰ ان کو دین کا خادم بنائے ان میں نسلاً بعد نسلٍ احمدیت کو اس طرح قائم رکھے۔ کہ وہ دین کے مخلص خدمتگار ہوں۔ خدا تعالےٰ ان سے خوش ہو اور وہ خدا تعالےٰ سے خوش ہوں۔ اور اس کی برکتوں کے ابدی وارث بنیں۔

گیارہ بجکر تین منٹ پر حضور نے تقریر ختم فرمائی۔ اور پھر واپس تشریف لے گئے ۞

تحریک جدید کے سال ششم کے وعدے

جن جماعتوں اور افراد نے تحریک جدید سال ششم کے وعدے تا حال اپنے امام کے حضور پیش نہیں کئے۔ وہ فوراً فہرست ارسال فرمائیں۔ کیونکہ وعدوں کی آخری تاریخ ۳۱۔ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء ہے ۞

(فنانشل سکرٹری)

جماعت احمدیہ قادیان کا نہایت شاندار جلسہ خلافت جوبلی

۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۳۹ء کے جلسہ کی مختصر روداد

خدا تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے جس نے جماعت احمدیہ کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے پچیس سالہ دور مبارک کے عظیم الشان برکات سے متمتع ہونے اور اس عرصہ کی نہائت غیر معمولی اور معجزانہ ترقیات دیکھ کر اپنے ایمانوں کو ترقی دینے کی توفیق بخشی۔ پھر لاکھ لاکھ شکر ہے خدا تعالےٰ کا کہ اس نے سنہ ۱۹۳۹ء کے سالانہ جلسہ پر جماعت احمدیہ کو اپنے پیارے امام کی پچیس سالہ دور خلافت پر موحسانہ رنگ میں خوشی و مسرت منانے اور اپنے مخلصانہ جذبات کا اظہار کرنے کا موقعہ عطا فرمایا۔ اور اس موقع کو محض اپنے فضل و کرم سے نہائت کامیاب۔ نہائت ایمان افزا اور نہائت ہی پُرتاثیر بنایا۔ دنیا میں ساز و سامان کے لحاظ سے بڑی بڑی شاندار جوبلیاں منائی جاتی ہیں۔ ان میں بے شمار لوگ شریک ہوتے ہیں۔ اور ان کی شان و شوکت کا کوئی ٹھکانا نہیں ہوتا۔ لیکن جو خصوصیت اور جو امتیاز جماعت احمدیہ کی خلافت جوبلی کو حاصل تھا۔ اس کی مثال صفحۂ عالم پر نہیں مل سکتی۔ جماعت احمدیہ کا ہر فرد جو اس مبارک تقریب میں شریک ہوا اپنے امام کی محبت اور اخلاص سے سرشار تھا۔ اور حضور کے ہر ارشاد پر لبیک کہنے کے لئے تیار۔ پھر جس طریق سے یہ مبارک تقریب منائی گئی۔ اس نے جماعت احمدیہ میں خدمت اسلام اور اشاعت کے لئے بے حد جوش و ولولہ اور فداکاری کا جذبہ پیدا کر دیا ہے۔ ذیل میں اس تقریب کی مختصر روداد درج کی جاتی ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی افتتاحی تقریر کے بعد جلسہ زیر صدارت حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آبادی شروع ہوا۔ اور حسب پروگرام حضرت مولوی شیر علی صاحب نے "حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے فضائل" پر تقریر فرمائی۔ جو ان فضائل پر مشتمل تھی جو اللہ تعالےٰ نے آپ کے بیان فرمائے ہیں

حضرت مولوی صاحب کی تقریر ختم ہونے پر حافظ شفیق احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم

یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

میں سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے اور پھر "اسلامی نظام اور حکومت کی ترقی کا خلافت سے تعلق" کے موضوع پر جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد نے لیکچر دیا۔ جس میں بتایا کہ اسلامی تاریخ سے یقینی طور پر ثابت ہے کہ اسلام کی ساری ترقیات خلافت سے وابستہ ہیں۔ اور تمام ترقیات خلافت کے ذریعہ ہی حاصل ہوئیں۔

آپ کے بعد صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے "اسلام میں خلافت کا نظام اس کی حقیقت اور ضرورت" پر تقریر فرمائی۔ جلسہ سالانہ میں آپ کی یہ پہلی تقریر تھی۔ مگر نہائت مؤثر اور باوقار۔ موضوع کی اہمیت اور وقت کی قلت کی وجہ سے آپ اسے ختم نہ فرما سکے۔ انشاء اللہ مکمل طور پر "الفضل" میں شائع کی جائے گی۔

اس کے بعد حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے "خلافت اور مسیحی پاپائیت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس میں خلافت اور پاپائیت میں امتیازات بتاتے ہوئے خلافت کی برتری ثابت کی۔ اس پر پہلا اجلاس ختم ہوا۔

نماز ظہر و عصر کے بعد جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد نور میں جمع کر کے پڑھائیں۔ دوسرا اجلاس بصدارت خان بہادر چودھری ابوالہاشم خان صاحب ایم۔ اے منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مولوی محمد یار صاحب عارف مولوی فاضل نے "عقائد جماعت احمدیہ" پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کوئی نئے عقائد دنیا کے سامنے پیش نہیں فرمائے بلکہ یہ وہی عقائد ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمائے۔ مگر مسلمانوں نے اپنی غلطی سے انکو بدل دیا

اس کے بعد حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی تقریر "سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پچاس سالہ ترقی پر نظر" کے موضوع پر تھی۔ مگر حضرت میر صاحب کی علالت کے باعث جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے نے اس موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا۔ انبیاء کی جماعتوں کی ترقی ان کی سچائی کا ثبوت اس لئے ہوتی ہے۔ کہ وہ کمزوری کی حالت میں خدا سے خبر پا کر اپنی کامیابی اور دشمنوں کی ناکامی کا اعلان کر دیتے ہیں۔ اور پھر ایسا ہی ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی جماعت کی ترقی کا ابتداء میں ہی اعلان فرما دیا تھا۔ جو روز بروز زیادہ وضاحت کے ساتھ پورا ہو رہا ہے۔ اور یہ واقعہ ہے کہ سلسلہ احمدیہ نے الٰہی پیشگوئیوں کے ماتحت گذشتہ پچاس سال میں جو ترقی کی ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا بہت بڑا نشان ہے۔

اس کے بعد جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے "اسلام بزمانہ خلافت وبعد از زمانہ خلافت" پر تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت کے زمانہ میں مسلمانوں نے کس قدر شاندار دینی و دنیوی فتوحات و ترقیات حاصل کیں اور کس قدر ان کا رعب و دبدبہ تھا۔ اور وہ کیسی اعلےٰ درجہ کی قربانیاں کرتے تھے۔ مگر جونہی انہوں نے اس نعمت سے منہ پھیرا ذلت و ادبار ان کے گلے کا ہار بن گئی۔ اب خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اس نعمت سے ہم کو نوازا ہے۔ اگر ہم اس کی قدر کریں گے تو ہم بھی عظیم الشان فتوحات حاصل کریں گے۔ اس تقریر پر ۲۶ دسمبر کا جلسہ ختم ہوا۔

۲۷ دسمبر ۱۹۳۹ء کے جلسہ کی مختصر روئداد

۲۷ دسمبر کو پہلا اجلاس زیر صدارت خان بہادر نواب چوہدری محمد الدین خان صاحب صبح دس بجے شروع ہوا۔ تلاوت مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل نے کی۔ اور نظم حافظ عبدالرحمٰن صاحب نے پڑھی۔ پھر مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب جالندھری نے "خلافت ثانیہ کے برکات" کے موضوع پر تقریر کی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے عہد کے برکات پیش کئے۔ اور بتایا۔ کہ حضور کے عہد میں جماعت کو بے حد روحانی و اخلاقی برکات حاصل ہوئے ہیں۔ جماعت کے اندر مالی اور جانی قربانی کا بے نظیر جذبہ پیدا ہو چکا ہے۔

سیاسی برکات کے ضمن میں آپ نے حضور کی کامیاب سیاسی رہنمائی کا ذکر کیا۔ پھر تبلیغی برکات میں قادیان کی ترقی۔ منارۃ المسیح کی تکمیل اور تبلیغ ملوک کا ذکر کیا۔ سفر یورپ کا ذکر کیا۔ بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر اور جماعتوں کی ترقی نیز ملکانہ کی تحریک ارتداد کو بیان کیا۔ ہندوستان میں پیشوایان مذاہب کی توہین کے انسداد کے لئے قانون حضور کی کوششوں سے بنا۔ سیرۃ النبیؐ کے جلسوں اور تحریک یوم پیشوایان مذاہب کی بنیاد آپ نے رکھی۔ اور پھر وسیع پیمانہ پر احمدی مشنوں کا ذکر کیا۔ اور ان مشنوں کی کامیابی پر مخالفین کی شہادات پیش کیں۔

مولوی صاحب کے بعد آنریبل چوہدری

سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے

"اسلامی خلافت اور ڈکٹیٹر شپ" میں فرق کے موضوع پر عالمانہ تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام نے ایسی تعلیم دنیا کے سامنے پیش کی ہے جس پر عمل کر انسان حقیقی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ تمام مفید پہلو اس میں شامل کر دیئے ہیں۔ اور مضر خارج کر دیئے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے اسلامی خلافت اور ڈکٹیٹر شپ میں فرق بیان فرمائے اور ثابت کیا۔ کہ دنیا کی صحیح طور پر راہنمائی تنظیم اور تربیت اسلامی حکومت سے ہی ہو سکتی ہے۔

جناب چوہدری صاحب کے بعد جناب مولوی

غلام رسول صاحب راجیکی نے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں پر تقریر فرمائی۔ جس میں بتایا۔ کہ حضور کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے۔ کہ آپ نے بہت سی کتب تصنیف فرما کر اسلام کی ایسی خوبیاں بیان فرمائیں۔ جن کا دنیا کا کوئی مذہب مقابلہ نہیں کر سکتا۔ پھر ہزاروں لاکھوں انسانوں کو ان خوبیوں کا قائل کیا۔ لاکھوں اشتہارات اس مقصد کے لئے شائع فرمائے پادریوں اور عیسائیوں پر اتمام حجت کی۔ اور اسلام کو کل ادیان پر غالب ثابت کیا۔ اور اس طرح اسلام کی بے نظیر خدمات سر انجام دیں۔

جناب مولوی صاحب کی تقریر کے بعد اجلاس نماز ظہر و عصر کے لئے برخاست ہوا۔ نمازیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسجد نور میں جمع کر کے پڑھائیں۔ اور پھر تین بجے کے قریب حضور نے تقریر شروع فرمائی۔ جو ساڑھے چھ بجے ختم ہوئی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ۲۷ دسمبر کی تقریر کا خلاصہ

اہم اور ضروری وقتی امور کے متعلق ارشادات

۲۷ دسمبر ۱۹۳۹ء حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے متفرق امور کے متعلق جو تقریر فرمائی اس کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ یہ تقریر ۳ بجے بعد دوپہر شروع ہو کر ۶½ بجے شام ختم ہوئی۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کے ساتھیوں کی ایک اشتعال انگیز حرکت

مجھے نظارت امور عامہ کی طرف سے رپورٹ ملی کہ ہماری جماعت کی طرف سے جو اشتہارات لگائے گئے تھے۔ ان پر شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کے ساتھیوں کی طرف سے ایک نہایت ہی گالیوں سے پُر اشتہار کے فقرات کاٹ کر سب جگہ چسپاں کر دیئے گئے تھے تا جماعت کے جو دوست اپنے اشتہاروں کو پڑھیں اُن کی نگاہ ان گالیوں پر بھی پڑ جائے۔ ان فقرات کے اندر کوئی دلیل نہ تھی۔ کوئی برہان نہ تھا۔ کوئی دین کے متعلق دعوےٰ نہ تھا۔ محض گالیاں ہی گالیاں تھیں جو ان فقرات میں لکھی تھیں۔ اور مجھے امور عامہ نے رپورٹ کی کہ ہم نے وہ اشتہارات اتروا دیئے ہیں۔ میرے نزدیک یہ ان کی غلطی تھی۔ کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ وہ ان اشتہارات کو اتروا تے کیونکہ میری طرف سے کہا گیا تھا۔ کہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے مجھے گالیاں دی ہیں۔ مگر ان کی طرف سے متواتر کہا گیا۔ کہ انہوں نے گالیاں نہیں دیں۔ اسوقت قادیان میں کھانے کی پرچیوں کے لحاظ سے ۳۸ ہزار آدمی جمع ہیں۔ گذشتہ سال پچیس ہزار تھا۔ ان اڑتیس ہزار آدمیوں میں علاوہ جماعت کے دوستوں کے غیر احمدی۔ ہندو اور سکھ شرفاء بھی موجود ہیں۔ اگر یہ سب ان فقرات کو پڑھ لیتے تو یہ ثبوت ہوتا اس بات کا کہ جو کچھ میں نے کہا تھا۔ وہ درست تھا۔ اور جو کچھ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کہا کرتے تھے وہ غلط تھا۔ مگر امور عامہ والوں نے غلطی سے اس خدائی نشان کو جو میری صداقت میں خدا تعالےٰ نے ظاہر کیا۔ باطل کر دیا۔ ممکن ہے۔ اب بھی بیسیوں یا سینکڑوں نے ان گالیوں کو پڑھا ہو۔ لیکن اگر وہ اشتہارات نہ اتروائے جاتے تو ہر شخص کو معلوم ہو جاتا کہ مصری صاحب کا یہ کہنا کہ انہوں نے ہمیں گالیاں نہیں دیں۔ درست نہیں تھا۔ میں ان الفاظ کو نہیں دہراتا کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ کمزور طبائع مشتعل نہ ہو جائیں۔ لیکن جن دوستوں نے ان گالیوں کو پڑھا ہے ان کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ انہیں ان باتوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ آج تک اللہ تعالےٰ کے دین کی خدمت کرنے کے لئے کوئی جماعت ایسی کھڑی نہیں ہوئی۔ جسے مخالفین کی طرف سے گالیاں نہ ملی ہوں۔

صحت کی حالت

اپنی صحت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ گذشتہ سال میری طبیعت بہت خراب رہی ہے۔ بار بار نقرس کے دورے ہوئے اسہال کی تکلیف مدتوں سے کم ہو گئی تھی۔ مگر دس بارہ سال کے بعد اس قدر شدید دورے ہوئے کہ مہینوں اس کا سلسلہ جاری رہا۔ اپنڈکس اور گردے کے مقام پر بھی شدید دردیں ہوئیں اس وجہ سے جو امید مجھے کام کرنے کے متعلق تھی۔ وہ پوری نہیں ہوئی۔ اگر صحت اچھی رہتی تو گذشتہ سال جن کاموں کا ذکر کیا گیا تھا۔ وہ سارے ہو جاتے۔ مگر بعض ہوئے ہیں۔ اور بعض ادھورے رہ گئے۔

اخبارات سلسلہ کا ذکر

اخبارات سلسلہ کے ضمن میں حضور نے سب سے پہلے الفضل کا ذکر کرتے ہوئے عملہ کو ضروری ہدایات دیں۔ اور تاریخی۔ سیاسی۔ تعلیمی۔ صنعتی۔ اقتصادی اور مذہبی مضامین لکھنے کی تلقین فرمائی۔ اسی طرح غیر مذاہب کی تبلیغ جدوجہد کا ذکر اور علمی کتب پر ریویو کرنے کا بھی ارشاد فرمایا۔

سن رائز کی خریداری کے متعلق حضور نے انگریزی خوان طبقہ کو توجہ دلائی اخبار فاروق کی خریداری کی بھی تحریک فرمائی۔ اردو ریویو آف ریلیجنز کی ترقی پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ انگریزی ریویو کی اصلاح کی طرف توجہ دلائی۔

جماعتہائے بیرون ہند کا ذکر

حضور نے مغربی افریقہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ وہاں بعض لوگوں نے نظام سلسلہ کے خلاف بغاوت کی تھی۔ جنہیں جماعت سے خارج کر دیا گیا ہے مصر کی جماعت کے متعلق فرمایا کہ اس میں بہت بیداری نظر آتی ہے۔ اور اس امید کا اظہار فرمایا۔ کہ اگر یہ جماعت مضبوط ہو گئی۔ تو عالم اسلامی پر اس کا نہایت گہرا اثر پڑے گا۔ دمشق اور فلسطین کا کام بھی اچھا چل رہا ہے۔

حضور نے یہ بھی فرمایا کہ ہم نے جنگ کی وجہ سے بعض ممالک سے اپنے مبلغ واپس بلا لئے ہیں۔ چنانچہ ہنگری سے مبلغ واپس بلا لیا گیا۔ پولینڈ سے پہلے ہی واپس آ چکا تھا۔ اب اٹلی والے مبلغ کو بھی واپس بلا لیا جائے گا۔ مگر جب جنگ ختم ہو گی۔ تو نئے مبلغ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیار ہو چکے ہوں گے۔ اور ہم انہیں مختلف ممالک میں تبلیغ کے لئے بھیج دیں گے۔

انقلاب حقیقی

اس کے بعد حضور نے اعلان فرمایا کہ کتاب "انقلاب حقیقی" دوبارہ چھپ گئی ہے۔ حیدر آباد کے ایک دوست نے دو ہزار جلدیں خریدنے کا وعدہ کیا ہے۔ باقی دو ہزار ہے۔ جماعت کے دوست اس کی اشاعت میں حصہ لیں۔ جب میں نے اسے دوبارہ اصلاح کے لئے پڑھا تو بعض باتوں کا میں نے اس میں اضافہ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغی طور پر تعلیم یافتہ طبقہ میں یہ کتاب اچھا اثر پیدا کر سکتی ہے۔ اس کتاب کے بعض حصے ایسے ہیں جو اپنے اندر الہامی رنگ رکھتے ہیں۔

اچھوتوں میں تبلیغ

اچھوتوں میں تبلیغ کے متعلق فرمایا۔ افسوس ہے کہ اس سال بہت کم ہوئی ہے۔ جماعتوں نے بھی اس طرف توجہ نہیں کی۔ حالانکہ یہ موجودہ وقت کا ایک اہم سوال ہے جس کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے۔

تعلیم و تربیت

حضور نے فرمایا۔ جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے میں نے گذشتہ سال بعض نوجوانوں کا مطالبہ کیا تھا۔ جن کے متعلق میں نے کہا تھا کہ انہیں ایسی تربیت دی جائے گی۔ جس کے نتیجہ میں وہ دیہات میں رہ کر لوگوں کو فائدہ پہنچا سکیں۔ اس کے مطابق جو نوجوان میسر آئے۔ ان کو کمپونڈری کی تعلیم دلائی گئی۔ ڈاکٹری کی تعلیم دلائی گئی۔ یونانی طب سکھائی گئی۔ دوا سازی سکھائی گئی۔ زمیندارہ کام سکھایا گیا۔ ضروری دینی تعلیم بھی دی گئی۔ ان کی بیویوں کو بھی لوار بننا۔ کاڑھنا اور سینا پرونا سکھایا گیا ہے۔ افسوس ہے کہ بار بار اعلان کرنے کے باوجود جماعت میں سے صرف پانچ نوجوان ایسے نکلے جنہوں نے یہ کام سیکھا۔ مگر یہ سکیم ان پانچ پر ہی ختم نہیں ہو جائے گی۔ میرا دل چاہتا ہے ہر احمدی گاؤں میں ایسا ایک مدرس موجود ہو۔ اور چونکہ اگلے سال پھر یہی ٹریننگ نوجوانوں کو دی جائے گی۔ اس لئے جو نوجوان مڈل پاس ہوں۔ اور زمیندارہ کام سے دلچسپی رکھتے ہوں۔ وہ اپنے آپ کو پیش کریں۔ اور جو جماعتیں فارغ التحصیل نوجوانوں کو اپنے ہاں شرائط کے مطابق رکھنا چاہتی ہوں۔ وہ اطلاع دیں۔

مغربی کھیلوں کی بجائے دیسی کھیلوں کی ترویج

اس بارے میں حضور نے فرمایا۔ گذشتہ سال میں نے مغربی کھیلوں کی بجائے دوڑنا۔ تیرنا۔ نشانہ بازی۔ بوجھ اٹھانا۔ کشتی لڑنا۔ گتکا۔ گھوڑے کی سواری۔ اور اسی طرح اور کھیلوں کی طرف متوجہ کیا تھا۔ اور میں نے یہ کام خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا تھا۔ انہوں نے قادیان میں اس کو جاری کیا۔ اور دو مقابلے ہوئے۔ باہر کی جماعتوں میں بھی تحریک کی گئی۔ جس کے نتیجہ میں بعض نے تیرنے کی مشق کی۔ بعض نے ذہانت کے مقابلے کئے۔ اور بعض نے دوسری کھیلوں میں حصہ لیا۔ اس کے بعد حضور نے ان جماعتوں کے نام سنائے جنہوں نے اس میں حصہ لیا تھا۔ حضور نے یہ بھی فرمایا۔ کہ میں نے اس سلسلہ میں دو گریجوایٹ نوجوانوں۔ چوہدری محمد شریف صاحب بی۔ اے۔ اور چوہدری غلام حسین صاحب بی۔ اے کو ورزشی کالج لاہور میں کام سیکھنے کے لئے بھجوایا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ ایک نوجوان خلیل احمد صاحب ناصر بی۔ اے حیدر آباد سے گتکا وغیرہ سیکھ کر آئے ہیں۔ ان کے ذریعہ جماعت کے دوسرے نوجوانوں کو بھی یہ فنون سکھائے جائیں گے

مجالس خدام الاحمدیہ کی ترقی

مجالس خدام الاحمدیہ کی ترقی کے متعلق حضور نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا اب ان کی ۱۵۱ شاخیں قائم ہیں۔ دسمبر ۱۹۳۸ء میں ان کے ممبروں کی تعداد نو سو تھی جو اب دو ہزار ہے۔ لیکن انہیں ابھی اور زیادہ ترقی کرنی چاہیئے اور ان کی شاخیں کم سے کم شاخہائے صدر انجمن احمدیہ کے برابر ہونی چاہئیں۔

اسی ضمن میں حضور نے خدام الاحمدیہ کو وقت کی پابندی اور قربانی کی روح اپنے اندر پیدا کرنے کی نصیحت کی اور فرمایا۔ کہ جو ممبر ان شرائط کے مطابق کام نہ کریں۔ انہیں ممبری سے الگ کر دینا چاہیئے۔

تحریک جدید کے ماتحت پانچ ہزار مبلغ کھڑا کرنے کا ارادہ

وقف زندگی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا میری یہ خواہش ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ رویا کہ آپ کو پانچ ہزار سپاہی دیا جائیگا ایک تو تحریک جدید میں چندہ دینے والوں کے ذریعہ پورا ہو۔ دوسرا اس رنگ میں پورا ہو۔ کہ ہم پانچ ہزار تحریک جدید کے ماتحت مبلغ تیار کریں جو اپنی تمام زندگی اعلاء کلمۂ اسلام کے لئے وقف کئے ہوئے ہوں۔

پس میں باہمت نوجوانوں کو جو یا تو بی۔ اے ہوں یا مولوی فاضل اور انٹرنس پاس ہوں کہتا ہوں۔ کہ وہ اپنے آپ کو وقف کریں۔ باپوں سے کہتا ہوں کہ وہ اپنے بیٹوں کو تحریک کریں بیٹوں کو کہتا ہوں کہ وہ باپوں سے کہیں۔ کہ ہمیں خدمت اسلام کے لئے وقف کر دو بھائیوں سے کہتا ہوں کہ وہ بھائیوں کو تحریک کریں۔ اور دوستوں کو کہتا ہوں کہ وہ دوستوں کو تحریک کریں۔

چندہ تحریک جدید اور امانت جائیداد

چندہ تحریک جدید کی طرف حضور نے جماعت کو توجہ دلائی۔ بالخصوص زمینداروں کو۔ اسی طرح امانت جائیداد میں حصہ لینے کی بھی احباب کو تحریک فرمائی۔

ہجری شمسی سنہ

حضور نے فرمایا میں نے گذشتہ سال عیسوی شمسی سنہ کی بجائے ہجری شمسی سنہ کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی تھی۔ اور اسکے لئے میں نے ایک کمیٹی مقرر کر دی تھی۔ جس نے خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنا کام ختم کر لیا ہے۔ اور گو کمیٹی کے سب ممبران نے ہی کام کیا ہے۔ مگر اصل میں تمام کام مولوی محمد اسمٰعیل صاحب (سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ) نے کیا ہے۔ اور انہی کی کوششوں سے یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ گذشتہ جلسہ پر میں نے کہا تھا کہ اب سنہ ۱۳۱۶ھ شمسی کا جلسہ ختم ہوا ہے۔ مگر یہ درست نہیں تھا۔ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ سال سنہ ۱۳۱۷ھ شمسی تھا۔ اور اس سال سنہ ۱۳۱۸ھ شمسی ہے اور جنوری سے سنہ ۱۳۱۹ھ شمسی کا آغاز ہو گا۔ مہینوں کے نام بھی ہم نے تجویز کئے ہیں۔ دسمبر کے مہینہ کا نام "صلح" تجویز کیا گیا ہے۔ کیونکہ اسی سال صلح حدیبیہ ہوئی تھی۔ یہ کیلنڈر انشاء اللہ جلدی چھپ جائیگا

قرآن کریم کا ترجمہ

قرآن کریم کے ترجمہ کے متعلق فرمایا کہ باوجود بیماری کے اس کا ایک حصہ مکمل ہو چکا ہے۔ بلکہ کچھ حصہ کی کتابت بھی شروع ہو چکی ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اسکا ایک حصہ جو چھ سات صفحات پر مشتمل ہو گا پہلے تین چار ماہ کے اندر اندر شائع ہو جائے گا۔ دوسرے حصہ کے متعلق کوشش کروں گا کہ سال کے دوسرے حصہ میں مکمل ہو جائے انگریزی ترجمہ کے متعلق مولوی شیر علی صاحب نے اطلاع دی ہے۔ کہ

۸ اسپاروں کے نوٹ لکھ چکے ہیں۔ بقیہ سپاروں کے نوٹ انشاء اللہ شوریٰ تک مکمل ہو جائیں گے۔ ترجمہ پہلے ہی مکمل ہو چکا ہے۔

سال میں کم سے کم ایک نیا احمدی بنانے کا مطالبہ

اس کے بعد حضور نے فرمایا۔ میں نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ ہر احمدی سال میں کم از کم ایک نیا احمدی بنائے۔ جن دوستوں نے اپنے اس عہد کو پورا کیا ہو وہ کھڑے ہو جائیں۔ (بہت تھوڑے کھڑے ہوئے) حضور نے فرمایا۔ یہ دس بلکہ پانچ فی صدی بھی نہیں بنتے۔ دوستوں کو اس طرف مزید توجہ کرنی چاہیئے۔

جماعت کی ترقی کے متعلق اعداد و شمار

اس کے بعد حضور نے اندرون اور بیرون ہند میں احمدیت کی ترقی کا ذکر کیا۔ اس میں جو جماعتیں سبقت لے گئی ہیں ان کے نام سنائے۔ اسی طرح جن ضلعوں میں سے کم احمدی ہوئے ہیں یا سال بھر میں کوئی احمدی بھی نہیں ہوا۔ ان کے نام لئے۔ اندرون ہند میں سے تبلیغی لحاظ سے پہلا درجہ ضلع گورداسپور کو۔ دوسرا درجہ بنگال کو اور تیسرا درجہ ضلع گجرات کو حاصل ہوا ہے

لڑکیوں کو ورثہ دینے کی تحریک

لڑکیوں کو ورثہ دینے کی تحریک کے متعلق حضور نے فرمایا۔ بعض زمیندار دوں نے شاندار نمونہ دکھایا ہے۔ مگر لاکھوں کی جماعت میں یہ مثالیں بہت کم ہیں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ جن دوستوں کو میری اس نصیحت پر عمل کرنے کا موقع ملا ہو وہ اطلاع بھجوا دیں کہ ہم نے اس پر عمل کیا ہے۔ اور جنہوں نے اس پر عمل نہ کیا ہو۔ ان کے متعلق بھی اطلاع دی جائے۔

جنگ کا ذکر

جنگ کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ یہ معمولی جنگ نہیں ہے۔ اس کا اثر ہماری جماعت پر بھی پڑنے والا ہے ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ اس میں حکومت کو ہر ممکن امداد دے۔ حضور نے فرمایا۔ ہر احمدی جماعت میں ایک سکرٹری جنگ بنایا جائے۔ تاکہ جنگ کے متعلق جس قسم کے احکام مرکز سے بھیجے جائیں۔ ان کو عمل میں لائے۔ اور احمدی ہر طرح مدد دیں۔ یہ مدد اسلام اور احمدیت کے لئے ضروری ہے

اصلاح اعمال کا ایک لطیف گر

اس کے بعد حضور نے اصلاح اعمال کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس نصیحت کی طرف توجہ دلائی جو حضور نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمائی اور وہ یہ ہے کہ ان دماءکم واموالکم حرام علیکم کحرمۃ یومکم ھذا فی شھرکم ھذا فی بلدکم ھذا۔ یعنی جس طرح ذوالحجہ کی عزت ہے جس طرح حج کے دن کی عزت ہے۔ اسی طرح ہر مسلمان کے مال۔ جان اور آبرو کی عزت ہے۔ اور جس طرح کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ مکہ پر حملہ کرے۔ کسی انسان کے لئے جائز نہیں کہ وہ ذوالحجہ پر حملہ کرے۔ کسی انسان کے لئے جائز نہیں کہ حج کے دن کی تنقیص کرے اسی طرح کسی کے لئے یہ بھی جائز نہیں کہ وہ ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان کی جان۔ مال اور عزت پر حملہ کرے۔ اور حضور نے ہدایت فرمائی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث دوسروں تک پہنچائی جائے۔ اور ان سے کہا جائے۔ کہ وہ آگے بیان کریں۔ یہاں تک کہ ہر فرد کے دل میں یہ بات گڑ جائے۔ آخر میں فرمایا جاتی دفعہ میں یہ پیغام چھپوا کر آپ کو دے دوں گا۔ چنانچہ حضور نے حسب ذیل مضمون کو چھپوا کر سب میں تقسیم کرا دیا۔

برادرم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں جب کہ آپ کی وفات قریب آگئی۔ بطور وصیت سب مسلمانوں کو جمع کر کے فرمایا۔ ان دماءکم واموالکم (اور ابی بکرہ کی حدیث میں ہے۔ و اعراضکم) حرام علیکم کحرمۃ یومکم ھذا فی شھرکم ھذا فی بلدکم ھذا۔ اس شہر میں اس مہینہ میں اس دن کو اللہ تعالےٰ نے جو حفاظت بخشی ہے۔ (حج کے ایام کی بات ہے۔) وہی تمہاری جانوں اور تمہارے مالوں (اور ابی بکرۃ کی روایت کے مطابق تمہاری عزتوں) کو خدا تعالےٰ نے حفاظت بخشی ہے۔ یعنی جس طرح مکہ میں حج کے مہینہ اور حج کے وقت کو اللہ تعالیٰ نے ہر طرح پر امن بنایا ہے۔ اسی طرح مومن کی جان اور مال اور عزت کی سب کو حفاظت کرنی چاہیئے۔ جو اپنے بھائی کی جان۔ مال اور عزت کو نقصان پہنچاتا ہے۔ گویا وہ ایسا ہی ہے۔ جیسے حج کے ایام اور مقامات کی بےحرمتی کرے۔

پھر آپ نے دو دفعہ فرمایا۔ کہ جو یہ حدیث سنے آگے دوسروں تک پہنچا دے۔ میں اس حکم کے ماتحت یہ حدیث آپ تک پہنچاتا ہوں۔ آپ کو چاہیئے۔ کہ اس حکم کے ماتحت آپ آگے دوسرے بھائیوں تک مناسب موقع پر یہ حدیث پہنچا دیں۔ اور انہیں سمجھا دیں۔ کہ ہر شخص جو یہ حدیث سنے۔ اسے حکم ہے۔ کہ وہ آگے دوسرے مسلمان بھائی تک اس کو پہنچاتا چلا جائے۔

والسلام

خاکسار:- مرزا محمود احمد

خلیفۃ المسیح

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک خاندان میں شادمانی اور مسرت کی تقاریب

مبارک صد مبارک

بابرکت بار ہویں اک سے ہزار ہوویں یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی (المسیح الموعود)

۲۷ دسمبر ۱۹۳۹ء۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد نور میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اور پھر مسجد نور میں ہی خطبہ نکاح پڑھنے کے بعد مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

۱۔ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ابن حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا نکاح صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ بنت حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے ساتھ گیارہ سو روپیہ مہر پر

۲۔ صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا نکاح صاحبزادی طاہرہ بیگم صاحبہ بنت خان محمد عبد اللہ خان صاحب کے ساتھ گیارہ سو روپیہ مہر پر

۳۔ صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب ابن حضرت میرزا شریف احمد صاحب کا نکاح صاحبزادی زکیہ بیگم صاحبہ بنت خان محمد عبد اللہ خانصاحب کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ مہر پر

۴۔ خان مسعود احمد خان صاحب ابن حضرت نواب محمد علی خان صاحب کا نکاح صاحبزادی طیبہ بیگم صاحبہ بنت حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے ساتھ پندرہ ہزار روپیہ مہر پر

جب حضور نکاحوں کا اعلان کرنے کے بعد دعا فرما چکے تو ہر طرف سے "حضور مبارک ہو" کی صدائیں بلند ہوئیں۔ اس مبارک تقریب پر ہم جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز حضرت ام المومنین مدظلہا العالی۔ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب حضرت مرزا شریف احمد صاحب حضرت نواب محمد علی خانصاحب حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان نکاحوں کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کیلئے ہر رنگ میں [illegible]

۲۸ دسمبر ۱۹۳۹ء کو خلافت جوبلی کی مبارک تقریب کس طرح منائی گئی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور تمام دنیا کے احمدیوں کی طرف سے جذبات عقیدت و اخلاص کا اظہار

حضور کی خدمت میں جماعت کی طرف سے حقیر سی پیش کش

حضور نے جماعت احمدیہ کا تاریخی جھنڈا پہلی دفعہ دست مبارک سے بلند فرمایا

منارۃ المسیح پر چراغاں

خلافت جوبلی کی تقریب کی خوشی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے صرف منارۃ المسیح پر چراغاں کرنے کی اجازت دی تھی۔ اس لئے منارۃ المسیح کو چوٹی سے لے کر پہلی منزل تک بجلی کے قمقموں سے مرصع کیا گیا۔ اور گو دوسرے ایام میں بھی تھوڑے وقت کے لئے ان قمقموں کو روشن کیا گیا۔ لیکن ۲۷ دسمبر کو رات بھر مینار جگمگاتا رہا:

جماعت وار جلسہ گاہ میں جانے کا نظارہ

صبح ۲۸ دسمبر سے خلافت جوبلی کی مبارک تقریب کا پروگرام شروع ہوا۔ تمام جماعتیں ساڑھے نو بجے اپنی اپنی فرودگاہ سے جلسہ گاہ کی طرف آنے لگیں۔ ہر جماعت کے ساتھ اس کا جھنڈا تھا۔ جسے دو آدمی اٹھائے ہوئے تھے۔ اور جس پر اس جماعت کا نام اور بعض دعائیہ فقرات لکھے تھے۔ یوں تو سالانہ جلسہ کا سارا مجمع ہی مختلف علاقوں اور ملکوں کے لوگوں کے اجتماع کی وجہ سے نہایت موثر نظارہ پیش کرتا ہے۔ لیکن ہر جماعت کے افراد کا علیحدہ علیحدہ مجمع جو اپنے لباس۔ اپنی گفتگو اور اپنے ڈیل ڈول کی وجہ سے امتیاز رکھتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا بہت بڑا نشان نظر آتا تھا۔ اس طرح مختلف علاقوں اور مختلف ممالک کی جماعتیں درثمین کے اشعار پڑھتی اور خدا تعالےٰ کی حمد کے گیت گاتی ہوئی جلسہ گاہ میں پہنچیں۔ تمام جھنڈے جلسہ گاہ کی گیلریوں کے اوپر کے حصہ میں کھڑے کر دیئے گئے۔ ایسے جھنڈوں کی تعداد ڈیڑھ سو کے قریب تھی۔

۱۰ بجکر ۵۰ منٹ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سٹیج پر تشریف لائے۔ اس وقت سٹیج کا سائبان اتار دیا گیا۔ تا کہ تمام مجمع آسانی سے اس موقعہ کا نظارہ کر سکیں۔ صوفی غلام محمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور حافظ شفیق احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "آمین" کا ایک حصہ جو دعاؤں اور پیشگوئیوں پر مشتمل ہے۔ سنایا۔

سپاسنامے

اس کے بعد حضور کی خدمت میں ایڈریس پیش کئے گئے۔ جناب چوھدری بشیر احمد صاحب سب جج نام لیتے اور ایڈریس پڑھنے والے صاحب حضور کی خدمت میں پیش ہو کر ایڈریس پڑھتے۔ اس موقعہ پر حسب ذیل اصحاب نے پیش ہو کر اپنے اپنے حلقہ کی طرف سے اپنے پیارے امام کے حضور نہائت ہی مخلصانہ جذبات کا اظہار کیا۔

(۱) جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر اعلیٰ نے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے اردو میں ایڈریس پیش کیا۔

(۲) آنریبل چوھدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب نے جماعت ہائے ہندوستان کی طرف سے اردو میں ایڈریس پیش کیا۔

(۳) جناب پروفیسر عطاء الرحمن صاحب ایم۔ اے اسسٹنٹ ڈائرکٹر محکمہ تعلیم آسام نے جماعت ہائے آسام کی طرف سے انگریزی میں ایڈریس پیش کیا۔

(۴) خان بہادر چودہری ابو الہاشم خانصاحب ایم۔ اے نے جماعت ہائے بنگال کی طرف سے انگریزی میں ایڈریس پیش کیا۔

(۵) جناب حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری نے جماعت ہائے متحدہ بہار کی طرف سے اردو میں ایڈریس پیش کیا۔

(۶) جناب قاضی محمد یوسف صاحب نے جماعتہائے صوبہ سرحد کی طرف سے اردو میں

(۷) جناب مولوی عبد المنان صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے احمدیوں کی طرف سے انگریزی میں

(۸) جناب شیخ محمود احمد صاحب عرفانی سیکرٹری آل انڈیا نیشنل لیگ نے آل انڈیا نیشنل لیگ کی طرف سے اردو میں

(۹) مولوی خلیل احمد صاحب ناصر بی۔ اے جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ نے خدام الاحمدیہ کی طرف سے اردو میں

(۱۰) جناب عبد العزیز صاحب دمشقی نے بلاد عربیہ کی جماعتوں کی طرف سے عربی میں

(۱۱) مسٹر غلام حسین صاحب افریقی نے جماعت ہائے مشرقی افریقہ کی طرف سے سواحلی میں۔

(۱۲) حاجی جنود اللہ صاحب ترکستانی نے چینی ترکستان کی طرف سے ترکستانی میں

(۱۳) مسٹر زہدی صاحب سنگاپوری نے جماعتہائے سنگاپور اور ملایا کی طرف سے ملایا میں

(۱۴) مولوی احمد سرد سی صاحب سماٹری نے جزائر شرق الہند کی طرف سے سماٹری میں ایڈریس پیش کیا

مقامی ہندوؤں کا اظہار اخلاص

اس موقعہ پر قادیان کے باشندہ لالہ داتا رام صاحب سیٹھ ابن لالہ ملاوامل صاحب نے اپنے خاندان کی طرف سے حضور کے پچیس سالہ عہد خلافت کے متعلق مبارکباد پیش کی۔ اور سیٹھ وزیر چند صاحب آف پیارے دی ہٹی مرزاں قادیاں نے اپنے خاندان کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہوئے چاندی کی خوشنما پلیٹ میں ایک چاندی کی انگوٹھی جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام الیس اللّٰہ بکاف عبدہ لکھا تھا بطور تحفہ پیش کی۔ نیز یہی تحفہ جناب چودہری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کو دیا

عربی۔ افریقی۔ ملائی۔ سماٹری اور ترکستانی نمائندگان اپنے اپنے وطنی لباسوں میں ملبوس تھے۔ اور اس طرح مختلف ممالک اور مختلف تمدن کے لوگوں کا حضرت احمد قادیانی علیہ السلام کے جھنڈے تلے جمع ہو کر حضور کے خلیفہ کے حضور نذر عقیدت پیش کرنا نہائت ہی روح پرور نظارہ تھا۔

بیرونی جماعتوں کی طرف سے مبارکباد کے تار

اس کے بعد حسب ذیل بیرونی جماعتوں کی طرف سے مبارکباد کے تار سنائے گئے۔

(۱) مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن کا تار جماعت احمدیہ لنڈن کی طرف سے

(۲) صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم۔ اے کا تار امریکہ کی احمدی جماعتوں کی طرف سے

(۳) حکیم فضل الرحمن صاحب کا تار جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا کی طرف سے

(۴) مسٹر عبد الغفور صاحب کڑک کا تار جماعت زنجبار کی طرف سے

(۵) جماعت ہائے مشرقی افریقہ کا تار

(۶) ڈاکٹر احمد الدین صاحب کا تار جماعت ٹانگانیکا کی طرف سے

(۷) جماعت احمدیہ سیلون کا تار

(۸) جماعت احمدیہ ڈچ ایسٹ انڈیا کا تار

(۹) جماعت احمدیہ یوگنڈا کا تار

(۱۰) جماعت احمدیہ قاہرہ (مصر) کا تار

(۱۱) جماعت احمدیہ برما کا تار

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر

اس کے بعد ۱۲ بجکر ۴۰ منٹ سے ایک بجکر ۴۰ منٹ تک سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ان ایڈریسوں کے جواب میں تقریر فرمائی جو انشاء اللہ مفصل شائع کی جائیگی۔

حضرت مسیح موعودؑ کی ایک دعا کے پورے ہونے کا نشان

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر کے بعد

حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے کھڑے ہوکر کہا ابھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی درثمین میں سے آمین کا جو حصہ پڑھا گیا ہے اس میں سے

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا

کے ذکر کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بیٹے کے لئے جو دعائیں کی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ

"دے اس کو عمر و دولت"

سو آج خدا کے فضل سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خلافت پر پچیس برس گزرنے پر یہ پیشگوئی اس طرح پوری ہوئی۔ کہ جماعت کی طرف سے ایک حقیر سی رقم حضور کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔ میں جناب چودھری صاحب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کی طرف سے حضور کی خدمت میں اسے پیش کریں۔

حقیر پیشکش

اس پر جناب چودھری صاحب نے چیک پیش کیا۔ پھر جناب چودھری صاحب نے ان اصحاب کے نام سنائے جنہوں نے اس پیشکش میں خصوصیت کے ساتھ حصہ لیا ہے۔

استحکام جماعت تعلیمی ترقی اور تبلیغ کے لئے ایک اہم سکیم

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس حقیر سی نذر کو قبول فرماتے ہوئے بتایا۔ کہ اسے استحکام جماعت۔ جماعت کی تعلیمی ترقی اور تبلیغ کے لئے خرچ کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں حضور نے مختصراً اپنی سکیم بھی بیان فرمائی۔ مفصل تقریر انشاء اللہ پھر درج کی جائے گی۔

چاندی کی بنی ہوئی اشیاء کے متعلق ارشاد

حضور کی خدمت میں بعض چاندی کی اشیاء پیش کی گئیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ ان کو بیچ کر ان کی رقم خلافت فنڈ میں داخل کر دی جائے۔

لوائے احمدیت بلند کیا گیا

اس کے بعد پروگرام کا وہ حصہ شروع ہوا جو سلسلہ کی تاریخ میں نہائت اہمیت رکھتا ہے۔ اور جماعت احمدیہ میں جوش اور ولولہ پیدا کرنے کا خاص ذریعہ ہے۔ یعنی جماعت احمدیہ کے جھنڈے کو بلند کرنا۔ مجلس مشاورت ۱۹۳۹ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا تھا کہ جوبلی تک جھنڈا تیار کیا جائے۔ جس کی تیاری کے تمام مراحل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ اور صحابیات اپنے ہاتھوں سے سرانجام دیں۔ چنانچہ اسی طرح کیا گیا۔ یہ جھنڈا سیاہ رنگ کے کپڑے کا ہے۔ جس کے درمیان منارۃ المسیح ایک طرف بدر اور دوسری طرف ہلال کی شکل سفید رنگ میں بنائی گئی ہے۔ کپڑے کا طول ۱۸ فٹ اور عرض ۹ فٹ ہے۔ اس جھنڈے کو بلند کرنے کے لئے سٹیج کے شمال مشرقی کونہ کے ساتھ آہنی ۶۲ فٹ بلند پول پانچ فٹ اونچا چبوترہ بنا کر کھڑا کیا گیا تھا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سٹیج سے اتر کر ۲ بجکر ۸ منٹ پر اس چبوترہ کے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا تمام احباب ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم کی دعا پڑھتے رہیں۔ یہ دعا پڑھتے ہوئے اور اس نظارہ سے متاثر ہوکر بہتوں کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اور تمام مجمع پر رقت طاری ہوگئی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی رقت انگیز آواز میں ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم باواز بلند پڑھ رہے تھے۔ لپٹے ہوئے پھریرے کے کھلنے کے بعد حضور نے نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان جھنڈے کی رسی کو کھینچا۔ اور جھنڈا اوپر کو بلند ہونا شروع ہوا۔ اور نعرہ ہائے تکبیر کے دوران میں پوری بلندی پر پہونچ گیا۔

قدرت الٰہی کا ایک عجیب کرشمہ

جھنڈے کے بلند ہوتے وقت ہوا بالکل ساکن تھی۔ اور جھنڈا اور پرنگ اس طرح لپٹا ہوا گیا۔ کہ اس کے نقوش نظر نہ آ سکتے تھے۔ لیکن اس کے اوپر پہونچتے ہی ہوا کا ایک ایسا جھونکا آیا۔ کہ تمام جھنڈا کھل کر لہرانے لگا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد جب تمام مجمع نے اچھی طرح دیکھ لیا۔ تو ہوا پھر تھم گئی۔

احمدیہ جھنڈا بلند کرنے کے بعد جماعت سے اقرار

اس تقریب کی تکمیل کے بعد حضور سٹیج پر تشریف لائے۔ اور فرمایا۔ اس موقعہ پر میں احباب سے ایک اقرار لیتا ہوں۔ پہلے میں اس کے الفاظ پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔ پھر میں کہتا جاؤں گا۔ اور احباب دوہراتے جائیں۔ اقرار کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

"میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے۔ اسلام۔ اور احمدیت کے قیام۔ اس کی مضبوطی۔ اور اس کی اشاعت کے لئے آخر دم تک کوشش کرتا رہوں گا۔ اور اللہ تعالےٰ کی مدد سے اس امر کے لئے ہر ممکن قربانی پیش کروں گا۔ کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام دوسرے سب دینوں اور سلسلوں پر غالب رہے۔ اور اس کا جھنڈا کبھی سرنگوں نہ ہو۔ بلکہ دوسرے سب جھنڈوں سے اونچا اڑتا رہے۔ اللّٰھم آمین۔ اللّٰھم آمین۔ اللّٰھم آمین۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم"

مجلس خدام الاحمدیہ کا جھنڈا

تمام احمدیوں نے بلند آواز سے یہ اقرار کیا۔ پھر حضور نے ۲ بجکر ۲۲ منٹ پر مجلس خدام الاحمدیہ کا جھنڈا بلند فرمایا۔ اس کے لئے دراصل مجلس خدام الاحمدیہ نے اپنے ۲۵ دسمبر کے جلسہ میں وقت رکھا تھا۔ مگر حضور کے اس ارشاد پر کہ جب تک جماعت احمدیہ کا جھنڈا نہ بلند کیا جائے۔ اور اسے جماعت کے سامنے پیش نہ کر لیا جائے۔ اس وقت تک کسی اور مجلس کا جھنڈا لہرانا مناسب نہیں۔ اسے ملتوی کر دیا گیا۔ اس کے لئے بھی سٹیج کے شمال مغربی کونہ کے ساتھ لکڑی کا پول چبوترہ بنا کر کھڑا کیا گیا تھا۔ یہ جھنڈا بھی سیاہ رنگ کے کپڑے کا ہے جس پر چھ سفید دھاریاں ہیں۔ درمیان میں منارۃ المسیح ایک طرف بدر۔ اور دوسری طرف ہلال کا نشان ہے۔

خدام الاحمدیہ کا انعامی جھنڈا

اس کے بعد حضور نے مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے انعامی جھنڈا کیرنگ (اڑیسہ) کی جماعت کی مجلس خدام الاحمدیہ کے لئے جو کہ دوران سال میں سب سے بہتر کام کرنے والی ثابت ہوئی ہے۔ مولوی سید ضیاء الحق صاحب بی اے امیر جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ کو عطا فرمایا۔ اس جماعت سے چونکہ کوئی دوست شامل نہ ہو سکے تھے۔ اس لئے حضور نے پراونشل امیر صاحب کو یہ جھنڈا اس مجلس کو پہنچانے کے لئے دیا۔ اور فرمایا۔ میں اس جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اس انعامی جھنڈے کا حق ادا کرنے کی کوشش کرے۔

نیز فرمایا۔ ہر سال اسی طرح دیکھا جائے گا کہ کس مجلس نے اول نمبر پر کام کیا ہے اور پھر اس کو یہ جھنڈا دیا جائے۔ خواہ کوشش کر کے کیرنگ (اڑیسہ) کی مجلس ہی پھر اسے حاصل کرے۔ خواہ کوئی اور۔

احمدیہ جھنڈے کی حفاظت کا انتظام

اس کے بعد حضور نے فرمایا:۔

اس وقت سے اس جھنڈے کی حفاظت کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ بارہ دن کا پہرہ مقرر کرے۔ اور کل نماز جمعہ کے بعد اسے دو ناظروں کے سپرد کر دے جو اس کی حفاظت کے ذمہ وار ہوں گے وہ نہایت مضبوط تالہ میں رکھیں جس کی دو چابیاں ہوں۔ اور وہ دونوں مل کر اسے کھول سکیں۔

۲ بجکر ۲۵ منٹ پر اس اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

خواتین کے جلسہ میں بھی اسی دن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جھنڈا لہرایا۔ اس کا ذکر دوسری جگہ آ چکا ہے۔

خلافت جوبلی کی خوشی میں احمدی اخبارات کے خاص نمبر اور کتب

"الفضل" اور "الحکم" کے شاندار جوبلی نمبروں کے علاوہ انگریزی معاصر سن رائز نے بھی مصور جوبلی نمبر شائع کیا۔ مصباح، ریویو آف ریلیجنز اردو نے بھی خاص پرچے شائع کئے۔ اس موقع پر چند ایک نہائت مفید کتب بھی شائع کی گئی ہیں۔ جن کے متعلق مفصل ذکر پھر کیا جائے گا۔